اخبار نُور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی۔

نمبر ۳۳ — مطبوعہ ۱۴- اگست سنہ ۱۸۹۰ بروز پنجشنبہ — جلد ۱۸

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ ۱۱/

بقایا پنجات سے معہ محصولڈاک۔ عہ ۴/

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پرفی کاپی۔ عہ ۲/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ❊

ایڈیٹوریل

”مسیح کے حق میں تمہارا کیا گمان ہی وہ کسکا بیٹا ہی“ متی ۲۲-۴۲- یہہ بھاری سوال ہی جو خداوند نے اُن فریسیوں سے اٹھارہ سو برس گذرے کیا جبکہ وے طرح طرح کا گمان اُسکے حق میں کرتے تھے۔ جب اُن لوگوں میں سے بعضوں نے یسوع کے کلمات پُرتاثیر سُنے اور کہا کہ فی الحقیقت یہی وہ نبی ہی۔ کسی نے کہا وہ الیاس ہی یا نبیوں میں ایک ہی۔ کوئی کہتا تھا یہہ مسیح ہی۔ مگر دوسرے لوگ کہتے تھے کیا مسیح جلیل سے آتا ہی؟ کیا کتابوں میں یہہ بات نہیں لکھی کہ مسیح داؤد کی نسل سے اور بیت لحم کی بستی سے جہاں داؤد تھا آتا ہی؟ لوگوں میں اُسکی بابت بڑا اختلاف تھا۔ ایک مرتبہ یسوع نے قیصریا فلپی کے اطراف میں آکر اپنے شاگردوں سے پوچھا کہ لوگ کیا کہتے ہیں کہ میں جو ابن آدم ہوں کون ہوں اُنہوں نے کہا کہ بعضے کہتے ہیں کہ یوحنا بپتسما دینیوالا ہی بعضے الیاس اور بعضے یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی۔ کیا اُس دن سے آجتک اُسکی نسبت ایسا اختلاف اس دنیا کے لوگوں میں نہیں پایا جاتا؟ بیشک پایا جاتا ہی یہودی کہتے ہیں وہ ایک جعلی مسیح تھا مسلمان لوگوں کا عقیدہ ہی کہ وہ ایک اولی العزم نبی تھا اور منصف ہنود وغیرہ کہتے وہ ایک مہاتما اور نیک آدمی تھا برہمو سماج والے اُسکو ایک مہایوگی جانتے اور یونیٹیرین اس کو معصوم اور پاک لیکن محض انسان سمجھتے ہیں۔ لیکن آریہ لوگ اسکو ایک عام آدمی خیال کرتے ہیں مسیح کی ذات ایک صندوقچی قفل کے موافق ہی کہ جبتک اُسکے سب حروف مطابق نہ ملجائیں وہ مقصود ہرگز نہیں کھُلیگا۔ یہہ سچ ہی کہ وہ ایک اولی العزم نبی نیک و معصوم مہایوگی مہاتما سب کچھ تھا تاہم ان سب سے زیادہ تھا اور جبتک ہم شمعون پطرس کے ساتھ ہم زبان ہوکر یہہ اقرار نہ کریں کہ تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہی ہم اُسکے مُنہہ سے ہرگز نہیں سُن سکتے کہ ”تو مبارک ہی“ بیشک یہہ راز جسم اور خون سے نہیں بلکہ باپ سے جو آسمان پر ہی ظاہر اور منکشف کیا جا سکتا ہی۔ یسوع کا یہہ فرمانا کیا صادق ٹھہرتا ہی کہ یے باتیں عالموں اور داناؤں سے پوشیدہ رکھی گئیں پر بچوّں پر ظاہر کی گئی ہیں +

رباعی

جب آمدِ عیسیٰ یہ قیامت ہوگی — اعمال کی بندوں کے عدالت ہوگی

بے حبِ مسیحا کوئی مقبول سفیر — طاعت نہ عبادت نہ ریاضت ہوگی

از گلدستۂ سفیر

مسیحی اُردو شاعری کی ضرورت ہی

ہمارے آفس میں ایک ہفتہ وار اخبار بنام جریدۂ روزگار تبادلہ میں آتا ہی جس کے ابتدائی کالموں میں ایک مدت سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ قدسی کی اُس فارسی غزل پر جسکا مطلع یہہ ہی۔

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی — دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کوئی نہ کوئی محمدی شاعر مصرعہ بالے گرہ لگا کر شایع کرتا ہی۔ اگرچہ

اکثر مصرعہ ہائے گرہ ایسے ہوتے ہیں کہ جنکی سند انکے قرآن واحادیث سے مطلق نہیں ملتی تو بھی وہ ایک محض انسان کی تعریف میں اپنی قوت بیانیہ کو کسقدر ظاہر کر رہے ہیں چنانچہ ۲۶ جولائی کے پرچہ میں محمد سعد الدین صاحب تخلص سعد کہتے ہیں

تو ہی غمخوار ہے امت کا رسول داور
کہ بچاویگا عذابوں سے بروز محشر
تجھسے چاہینگے شفاعت کو سبھی آکر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

اب اگر صاحب گرہ سے کوئی قرآنی سند درباره شفاعت محمد طلب کیجائے تو وہ کوئی صاف وصریح آیت قرآنی پیش نہیں کر سکینگے کیا مسیحی لوگ مسیح کی نسبت کوئی اس مضمون پر شعر کہیں تو انکے پاس انجیلی سند شفاعت مسیح پر نہیں ہے؟ بیشک ہے۔ وے جسقدر اپنے نجات دہندہ کی تعریف منظوم کریں انکے لئے کتب مقدسہ میں کافی سرمایہ کلام مستند موجود ہے۔ اور وے نہ صرف خیالی لیکن کتابی مضمون نظم کر سکتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہندوستانی مسیحی فن شاعری کو ترقی دینے پر ضرور متوجہ ہونگے۔ ایک وقایع نگار کا یہہ لکھنا بیشک درست معلوم ہوتا ہے کہ کلام پُر اثر سے نہایت عمدہ نتیجے نکلے ہیں اور آئندہ بھی نکلینگے ✦

کلام پُر اثر نے دو زمانہ کو نصیحت کی۔
ہوئی خلقت درست اچھے اثر سے ساری خلقت کی
کلام واعظوں نے سرزمیں پر دہ حکومت کی
ترقی ہوگئی اخلاق وعلم ومال ودولت کی

لیکن سخن بے اثر محض ہیچ اور پوچ ہوتا ہے۔ جیسا ایک شاعر نے کہا ہے کہ:-

کلام بے اثر ہے بیگماں بے آب کا موتی۔
جو مہمل شاعری ہے وہ ہے اپنے حال پر روتی
نہ ہو گر شعر موزوں ہو ظہور نکتہ دانی کیا۔
مصنف ہے اگر جاہل تو لطف خوش بیانی کیا

راجپوتانہ

ریاست الور کے سرگرم و دیندار پادری فرانسس اشکرافٹ صاحب ایم اے کا طریقہ انجیلی تعلیم کو ریاست میں موثر طور پر پھیلانیکا ہماری رائے میں نہایت قابل تعریف و تقلید ہے۔ صاحب موصوف لوگوں کے گھروں پر بطریق ملاقات جاتے اور عند الملاقات انجیل کی خوشخبری لوگوں کو دوران گفتگو میں ایسے طرز وطریق کے ساتھ سناتے ہیں کہ سامعین کو ناگوار نہ گذرے اور حجت ومباحثہ زیادہ ظہور میں نہ آوے۔ بازاری منادی کی نسبت جہاں ہرکس وناکس بے سوچے سمجھے کلام وعظ پر معترض ومانع ہوکر سلسلہ کلام کو روک دیتا اور مقصد وعظ فوت ہو جاتا ہے۔ یہہ طریقہ ہوزوزیٹنگ زیادہ تر موثر وکامیاب معلوم ہوتا ہے۔ ہم صاحب موصوف کی اُن باہمی مفید باتوں کا جو اُنہوں نے الور کے باشندوں کے گھروں پر جاکے کیں مشنری رکرڈ مطبوعہ جولائی سے ترجمہ کرکے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں:- وہو ہذا۔

"اُن گھروں میں سے ایک گھر اس شہر کے ایک ذی قدر نجومی کا تھا۔ جبکہ مہاراجہ صاحب ایک خطرناک بیماری میں مبتلا تھے غربا ومساکین کو کپڑے اور کھانا خیرات کرنے کے لئے مہارانیوں نے صدہا روپیہ اس نجومی کو تفویض کیا تھا اس شخص کا خاص کام یہہ ہے کہ اپنے معتقدوں کے بچوں کی جنم پتریاں جنسے انکی نیک بختی وبدبختی کی پیشین گوئی اُس مخصوص ستارے کے مطابق جسکے زیر سایہ وے پیدا ہوئے ہوں تیار کرے۔ بر طبق اسکے ہم ستاروں کی بابت جنکی حرکات وسکنات سے جنکا علاقہ انسانی زندگی سے متعلق گمان کیا گیا ہے وہ نجومی ماہر تھا گفتگو میں مصروف ہوئے۔ اُسکے تینوں بیٹے بھی اپنی مقدس کتب نویسی کے کام کو چھوڑ کر سننے کے لئے آبیٹھے اور بیرونی پھاٹک پر بیکار لوگوں کا ایک گروہ قلیل فراہم ہوگیا۔ میںنے اُس زایچہ کا اُس سے ذکر کیا جسکا اگسٹین نے اپنے اقرارات میں بیان کیا ہے کہ کیونکر دو بچے ایک دولتمند کے ہاں اور دوسرا ایک غلام کے گھر میں ایک ہی ساعت میں پیدا ہوئے اور اُنکی قسمت مختلف واقع ہوئی اگرچہ دونوں کیلئے ستارے یکساں تھے نجومی نے جوابدیا کہ اُن دونوں کی وقت ولادت میں ضرور کم از کم ایک سیکنڈ کا تفاوت ہوگا اور ایک سیکنڈ کا تفاوت ایک لوک (عالم) کا فرق وتفاوت ہے میںنے جواب دیا کہ اگر ایسا حال ہے تب یہہ جو آپ انواع جنم پتریاں اس شہر کے لوگوں کے لئے بناتے ہیں بالضرور سب ناکارہ ہونگی کیونکہ جب وے اپنے لڑکوں کی قسمت کا حال دریافت کرنے کے لئے آتے ہیں اُنکی پیدایش کے وقت میں ایک سیکنڈ تک کی صحت ہرگز نہیں بتلا سکتے بلکہ بخلاف اسکے درحالیکہ الور میں گھڑیاں اور دھوپ گھڑیاں کیا ہیں وے اکثر صرف انگل سے قریب وقت بتلا دیتے ہیں۔ اور جبکہ ایک سیکنڈ کا فرق ایک عالم کا فرق ہے پس آپ اُنکے لئے کیوں ایسی پتریاں لکھتے ہیں جنہیں آپ ناکارہ جانتے حالانکہ گمان کرتے ہیں کہ ستارے انسانی زندگی پر موثر ہوتے جسکو کہ میں اور نہ آپ بدل یقین کرتے ہیں؟ بس منجم صاحب اپنے فن متعلق پر صرف مسکرانے لگ گئے۔ تب میں نے اُنسے بیان کیا کہ ہمارے شاستروں کے مطابق ستاروں نے کسطرح صرف ایک بار پیشین گوئی کی تھی اور اُنکے سامنے انجیل متی سے وہ بیان پڑھا جسمیں مسیح کی پیدایش کے وقت پورب میں ایک ستارہ دکھائی دیا اور کچھ ذکر کیا کہ اُس پیدایش سے دنیا کے واسطے اور ہمارے لئے کیا مقصد تھا ✦ (باقی پھر)

غور طلب۔ رات بہت گذر گئی اور صبح نزدیک آئی پس آؤ ہم اندھیرے کے کاموں کو ترک کریں اور روشنی کے ہتھیار باندھیں۔ رومیوں ۱۳-۱۲ ✦

مُراسلات

خدا کے فرزندوں کا ظاہر ہونا

رومیوں کے خط کا آٹھواں باب کیسا دلکش اور تسلی بخش ہی۔ حقیقت میں یہہ ایک ایسا باب ہی کہ جسکا ہمارے دلوں پر نقش ہونا لازم ہی بلکہ آب زر سے لکھکر پیش نظر رکھنے کے قابل ہی۔ باب مذکور سے مختلف زمانوں میں خدا کے پیاروں کو کسقدر تسلی اور خوشی ملی ہی۔ اکثر ناظرین نے مسٹر ہالبرٹ بروس کی بابت سنا ہوگا کہ جب مرتے وقت اُسکی آنکھیں کام سے رہگئیں تو اُسنے اپنی بیٹی سے کہا کہ بائبیل لاکر رومیوں کے آٹھویں باب کے اِن کلموں پر کہ "مجھے یقین ہی کہ نہ موت نہ زندگی نہ فرشتے نہ حکومتیں نہ قدرتیں اور نہ استقبال کی چیزیں نہ بلندی نہ پستی اور نہ کوئی دوسرا مخلوق ہمکو خدا کی اُس محبت سے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح میں ہی جدا کر سکیگا" میری انگلیں پھیرا۔ اور مذکورہ بالا کلموں پر اُنگلی رکھنے کے بعد جان دیدی ✣

ناظرین! ہمارے مضمون کے عنوان سے کہ "خلقت تمام آرزو سے خدا کے فرزندوں کی راہ تکتی ہی" کیسے عجیب و غریب خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اسکے کیا معنی ہیں؟ کیا "خلقت" میں جانور بھی شامل ہیں جو فنا ہو جاتے ہیں۔ کیا اِس آیت سے اُنکے لئے بھی کچھ اُمید ہی؟ ہاں بیشک انہوں نے لوگوں کے ہاتھ سے بہت تکلیف اُٹھائی ہی۔ لیکن جب خدا کے فرزند ظاہر ہونگے۔ تو کیا اُنکی اذیت کم ہو جائیگی؟ اور اگر ہوگی تو کسطرح؟ یہہ ہم نہیں جانتے ✣

خدا کے فرزند کب ظاہر ہونگے؟ تمام چیزوں کا خاتمہ کب ہوگا؟ اور خدا کے فرزند کون ہیں؟ اس آخری سوال کا جواب تو کلام مُقدس میں پایا جاتا ہی۔ یوحنا ۱ : ۱۲ "جتنوں نے اُسے (یسوع مسیح) قبول کیا اُسنے اُنہیں اقتدار بخشا کہ خدا کے فرزند ہوں۔ یعنی اُنہیں جو اُسکے نام پر ایمان لاتے ہیں"۔ اور پھر۔ ۱ یوحنا ۳ : ۱۰ "اسی سے خدا کے فرزند اور شیطان کے فرزند ظاہر ہوتے ہیں کہ جو کوئی راستبازی نہیں کرتا اور وہ جو اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا۔ خدا کا نہیں ہی" دیکھئے کیسا صاف جواب ہی۔ اور پھر۔ رومیوں کے ۸ : ۱۴ میں ہی "اسلئے کہ جتنے خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے۔ وہ ہی خدا کے فرزند ہیں"۔ یہہ آیتیں کیسی صاف صاف ہیں۔ کیا ہم میں سے کوئی ہی کہ جسنے مسیح کو قبول نہیں کیا؟ کیا ہم اپنے بھائی سے محبت اور راستبازی کرتے ہیں یا نہیں؟ کیا ہم نے خدا کی روح سے ہدایت پائی ہی یا نہیں؟ ✣

"خدا کے فرزندوں" کے کیا کیا حقوق ہیں۔ "خدا کے فرزند ہوکر وہ اُسکے وارث اور میراث میں مسیح کے شریک ہوتے ہیں" (رومیوں باب ۸۔ آیت ۱۷) اور "چونکہ وہ بیٹے ہیں خدا نے اپنے بیٹے کی روح اُنکے دلوں میں بھیجی جو ابا یعنی اے باپ پکارتی ہی" گلاتیوں ۴ : ۶ اور خدا کے فرزند ہوکر وہ اُن وعدوں میں کہ خدا کے جتنے وعدے ہیں سب اُس (مسیح) سے ہیں ہاں اُسی سے آمین" (۲ قرنتیوں ۱ : ۲۰) شریک ہوتے ہیں۔ یہہ ایک ایسی بات ہی کہ اکثر لوگ اسے بھول جاتے اور سمجھتے نہیں۔ بہت ایسے جو خدا کے فرزند نہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ خدا کے وعدوں پر منحصر ہیں۔ یہہ نہ جانکر کہ وعدے صرف اُنہیں سے ہیں جو اُس سے ڈرتے۔ اُسے ڈھونڈتے۔ اور اُسکے رحم پر اُمید رکھتے ہیں ✣

اِن دِنوں میں "خدا کے فرزند" ظاہر نہیں ہوتے۔ "دُنیا ہمیں نہیں جانتی کیونکہ اُسنے اُسے بھی نہ جانا"۔ خدا کے فرزند بھی ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے وہ ہر ایک جگہہ میں پوشیدہ ہیں۔ اور ایک دوسرے سے الگ اور بکھرے ہوئے ہیں۔ لیکن آخرکار وہ سب ایک ہی جگہہ اکٹھے کئے جائینگے۔ جیسا کہ ملاکی نبی کے ۳ باب کی ۱۷۔ آیت میں لکھا ہی۔ "اور وہ میرا خاص خزانہ ہونگے۔ اُس دن جسے میں نے مقرر کیا ہی رب الافواج فرماتا ہی اور جسطرح کوئی اپنے بیٹے پر جو اُسکا خدمت گذار ہی۔ شفقت کرتا ہی۔ میں اُنپر شفقت کرونگا"۔ یہہ کلمے کیسے دلکش ہیں۔ پھر متی ۱۳ : ۴۳ میں یوں مسطور ہی۔ "تب راستباز اپنے باپ کی بادشاہت میں آفتاب کی مانند نورانی ہونگے" ✣

صبح سویرے جب ہم باغ کی سیر کو جائیں تو شبنم کے قطرے گھاس اور پتوں پر دکھائی دیتے ہیں۔ پر ذرا سورج کو چڑھنے دو۔ جب ہر ایک قطرے پر شعاعیں پڑینگی تو وہ چمکینگے اور معلوم ہوگا کہ وہ بیشمار ہیں اسیطرح ہم بھی رات کے اندھیرے میں "خدا کے فرزندوں" کو پہچان نہیں سکتے۔ اور وہ ابھی تک ظاہر بھی نہیں ہوئے۔ لیکن جب وہ آئینگے اور آنکھ جھپکنے میں مُتبدل ہو جائینگے۔ تو سب کو معلوم ہوگا اور سب اُنہیں دیکھینگے۔ اور وہ اسقدر ہونگے کہ لوگ اُنہیں گن بھی نہ سکینگے ✣

وہ کسطرح ظاہر ہونگے؟ اُنکا لباس کسطرح کا ہوگا؟ اسکا جواب ۱ یوحنا کے ۳ باب کی ۲۔ آیت میں یوں ہی "ا[illegible] پیارو اب ہم "خدا کے فرزند" ہیں اور ہنوز یہہ ظاہر [illegible] ہم کیا کچھ ہونگے پر ہم یہہ جانتے ہیں کہ جب وہ [illegible] ہوگا تو ہم اُسکی مانند ہونگے۔ کیونکہ ہم اُسے جیسا کہ [illegible] ویسا دیکھینگے" ✣

اِس بڑی اُمید سے۔ ہم میں سے اُنہیں جو جا[illegible] ہیں کہ وہ "خدا کے فرزند" ہیں۔ موت کا کچھ خوف [illegible] کرنا چاہئے۔ اور اپنی اپنی قبروں میں خدا کے فر[illegible] ظاہر ہونے تک انتظار کرنا چاہئے ✣

ناظرین! آپ کے ساتھ کیا ہوگا؟ کیونکہ اُسدن [illegible] "دو آدمی کھیت میں ہونگے ایک پکڑا دوسرا چھوڑا جا[illegible] دو عورتیں چکی پیستیاں ہونگی ایک پکڑی دوسری [illegible]

جائیگی (دیکھو متی ۲۴: ۱۴-۱۴) خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم سب اُسکے مبارک فرزندوں میں شریک ہو سکیں ٭

راقم موہن لعل- از امرت سر

بھنڈارہ ممالک متوسط

اڈیٹر صاحب نور افشاں سلامت

اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں ذیل کے مباحثہ کو شایع کرکے ممنون فرمائیں ٭

ایک شخص جو اپنے کو مولوی سید احمد مشہور کرتے ہیں اور ناخواندہ اہل اسلام بھنڈارہ کے درمیان اپنے کو عالم و فاضل علم یونانی و عبرانی کا بتلاتے ہیں نہ معلوم کہاں سے آئے ہیں- ۲۵ جون سنہ رواں کو جبکہ ڈاکٹر پادری سنیڈ بلینڈ صاحب معہ اپنے واعظ کے بازار میں وعظ کر رہے تھے مجمع عام میں آپہنچے اور بے ساختہ پادری صاحب سے سوال کر بیٹھے کہ بتلاؤ انجیل شریف میں کہاں لکھا ہے اور عیسیٰ نے کب کہا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے- جو کوئی اس سوال پر غور کریگا تو معلوم ہو جائیگا کہ مولوی صاحب کو کسقدر واقفیت انجیل سے [illegible]- کاش وہ تھوڑا سا بھی کتاب الہی کو جانتے تو ایسا بیہودہ [illegible] نہ کرتے غرضکہ اسیوقت انجیل شریف کھولکر کئی ایک [illegible] فوراً بتلائے گئے جہاں پر کہ خداوند یسوع خدا کے [illegible] ملقب ہے- تب تو مولوی صاحب اپنے جاہل ہمراہیوں [illegible] سنانے کو کہنے لگے کہ یہہ کتاب انگریزی و اردو قابل [ا]عتبار نہیں- اگر انجیل یونانی و عبرانی میں بتلا دیں تو ہم [illegible] ہیں- پادری صاحب کو انگریز جانکر یہہ فقرہ سنایا [illegible] خیت جاہل اہل اسلام کے بیچ ظاہر کی- [illegible] صاحب نے فرمایا اگر بنگلہ تک تشریف لیچلیں تو [اص]ل زبان کی انجیل پیش کیجائیگی اسپر مولوی صاحب یہہ [illegible] کر کہ یہہ تو انگریز ہے یونانی و عبرانی نہ جانتا ہوگا اُن کے [illegible] ہوئے مگر بیچ راستہ میں پہنچکر بنگلہ تک جانیسے انکار کیا- تو پادری صاحب خود دوڑے ہوئے گئے اور انجیل مقدس یونانی میں لائے اور مولوی صاحب کو بتلائی- تب تو مولوی صاحب خجالت کے مارے اور کچھہ نہ کہہ سکے مگر یہہ کہا یہہ کتاب تو انگریزی میں لکھی ہوئی ہے یونانی نہیں ہے جاہلوں نے تسلیم کر لیا- مگر کوئی صاحب تمیز جو تھوڑا بھی علم یونانی کو جانتا ہے ایسی بیہودہ بناوٹ کو قبول کب کریگا تب وہی آیات جو انگریزی و اردو میں بازار میں بتلائی گئی تھیں پادری صاحب نے بآواز بلند یونانی زبان کی انجیل سے پڑھکر ترجمہ اُسکا زبان مُلکی میں کیا اور مولوی صاحب کو نادم کیا- اور مولوی صاحب کا دھوکہ دینا ثابت کیا- اس اثنا میں کتاب زبان عبرانی بھی پیش کرنے والے تھے- مگر مولوی صاحب عدم فرصتی جتا کر رخصت ہوئے- منگل کے روز یعنی یکم جولائی کو مباحثہ پھر ہونیکا وعدہ ہوا اور حسب تجویز ہمراہیان مولوی صاحب و نیز مولویصاحب سرائے میں مباحثہ قرار دیا گیا اور یہہ وعدہ ہوا کہ آٹھ بجے دن کو منگل کے روز طرفین کے لوگ سرائے میں حاضر ہوں- پادری صاحب معہ اپنے واعظ و دیگر مسیحیوں کے ۸ بجے حاضر سرائے ہوئے- مگر وہاں نہ تو پتہ مولویصاحب کا اور نہ اُنکے ہمراہیوں کا- انتظاری کرتے کرتے ۹ بجے ایک مسلمان آیا تب پادری صاحب نے اُسکے ہاتھہ ایک رقعہ اِس مضمون کا لکھکر بھیجا کہ حسب وعدہ ہم آٹھ بجے سے حاضر سرائے ہیں انتظاری کر رہے ہیں جب اقرار تشریف لایئے مگر وجہہ نہ آنے مولوی صاحب کی وقت معینہ پر یہہ ظاہر ہوئی کہ ایک مسلمان کی جو کسیقدر انجیل جانتا تھا تلاش میں تھے- غرضکہ جب وہ بلاتب مولوی صاحب تشریف لائے ٭

۲۹ تاریخ کو یونانی انجیل پیش ہوئی تھی یکم جولائی کو عبرانی کتاب پیش کی گئی- مگر مولوی صاحب کو پڑھنا آوے تو پڑھیں چُپ چاپ رہگئے- تب بھی پادری صاحب نے اِن باتوں سے درگذر کرکے کہا کہ مولوی صاحب وہی سوال حاضرین جلسہ کے روبرو ایک کاغذ پر لکھہ دیں تب تو اُس شخص کو جسکا ذکر اوپر ہوا ہے مشورہ کرکے اُس سوال کو اُلٹ پلٹ کر ایک کاغذ پر لکھہ دیا باوجودیکہ پادری صاحب نے بہتیرا کہا کہ اِس سوال میں اور اُس سوال میں جو بازار میں ہوا تھا بڑا فرق ہے- مگر وہ کاہیکو مانتے تھے- اُنہوں نے کہا کہ یہہ وہی سوال ہے- غرضکہ اُنہی توات و انجیل کو جسے کہ وہ غلط کہتے تھے اور اب اُسپر تصفیہ ٹھہرا- پادری صاحب نے کئی ایک آیات پیش کیں جہاں پر کہ لکھا ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے- مولوی صاحب تو چکرائے کیونکہ اُنکا سوال ہی بیہودہ تھا- مگر جس مسلمان کو مولوی صاحب اپنا حامی بنالائے تھے کہنے لگا کہ دیگر اشخاص بھی فرزند خدا قرار دیئے گئے ہیں- تب وہ شخص جو پادری صاحب کی جانب سے مترجم تھا بولا کہ اگرچہ بعض لوگ بھی خدا کے فرزند کہلاتے ہیں اور ہم عیسائی بھی خدا کے بیٹے ہیں- لیکن نہ وہ نہ ہم خدا کے برابر انجیل شریف میں ظاہر کئے گئے ہیں- مگر وہی خداوند یسوع مسیح جو اُسکا اکلوتا و پیارا بیٹا ہے- بس ہم میں اور اُن میں اور علی ہذا دوسرے فرزندان خدا میں یہی فرق ہے اسکے ثبوت میں آیات توات و انجیل پیش ہوئیں تو وہ صاحب جو حامی مولوی صاحب بنکر آئے تھے گھبرائے کچھہ نہ سوجھ پڑا کہ اَب کس کو مانند خدا کتاب الہی سے بتلا دیں- یمتی کی انجیل سے ۱۹ باب ۱۷- آیت نکالکر بتانے لگے اور کہنے لگے کہ مسیح تو اپنے کو اچھا نہیں کہتا بلکہ صرف خدا ہی کو اچھا بتلاتا ہے ناظرین خود ہی انصاف کریں کہ سوال دیگر جواب دیگر اَب اہل اسلام کو لازم تھا کہ ثابت کرتے کہ دوسرے فرزند کون ہیں جو ہمسری کا دعویٰ کرتے ہیں نہ کہ وہ آیت جسکا اُوپر ذکر ہوا- غرضکہ ایک دوسرے مترجم نے بجواب شاہ پادری صاحب یوں کہہ سُنایا کہ مسیح یہہ نہیں کہتا کہ وہ اچھا اُستاد نہیں بلکہ وہ کہتا ہے تو مجھے اچھا کیوں کہتا ہے اچھا تو کوئی نہیں مگر خدا- چونکہ مسیح خدا ہے- اسلئے بحیثیت خدا بیشک اچھا ہے- اور ہم عیسائی مسیح کو کامل انسان و کامل

خدا جیسا کہ کتاب الہی سے ثابت ہی جانتے و مانتے ہیں اور بس یہہ فقرہ سنتے ہی مسلمانوں نے یہہ غل مچانا شروع کیا کہ دیکھو عیسائی مسیح کو انسان مانتے ہیں وہ تو ہار گئے ہار گئے اور راستہ لیا۔ بھلا مولوی صاحب تو تہذیب کو ذرا کام میں لاتے پادری صاحب سے مل ملا کر جاتے۔ اُنہی غل غپاڑے کے ساتھہ رفو چکر ہوئے۔ اِس لکھنے سے غرض یہہ ہی کہ جب کوئی ایسا مولوی دھوکہ باز یا اور کوئی اہل اسلام کسی واعظ سے بحث مباحثہ کرنا چاہے تو واعظ کو لازم ہی کہ اول یہہ ضرور دریافت کرے کہ آیا وہ شخص کتب مُقدّسہ سے واقف ہی یا نہیں۔ اگر ناواقف ہو تو اُنکے ساتھہ اُس طریقہ سے بحث کرے جسطرح سے کہ ناواقفوں کے ساتھہ لازم ہی۔ اپنے موتی سوروں کے آگے نہ پھینکے ✤

۹ اجولائی ۱۹۰۹ء { راقم۔ کیدار ناتھہ دوت
از مقام بھنڈارہ۔ }

بقیہ ریاست الور میں پادری اے پی سی جمیسن صاحب کے دورہ کا بیان

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۳۰ جلد ۱۸)

۲۴- دسمبر- ہم موضع اگر کو جو بہ نسبت نانگل کے بڑا ہی روانہ ہوئے- لیکن یہاں کے لوگوں کو ناقابل رسائی اور کلام سُننے کے لئے بلا رغبت پایا- وے ہمارے پاس بیدلی سے آئے اور ہمارے گانے اور منادی کو بیپروائی سے سُنا- اور جب ہم نے ٹریکٹ بلا قیمت اور اناجیل بقیمت خفیف پڑھنے والوں کے روبرو پیش کئے تو ایک سکول ٹیچر نے جو گاؤں کا جوتشی بھی تھا سبھوں کو تنبیہ کیا کہ ان کتابوں کے نہ صرف چھونے سے بلکہ انکے سایہ سے بھی تم لوگ ناپاک ہوجاؤ گے- اور یہہ کرسٹان بہکانے والے لوگ ہیں اِنسے نفرت کرنا ضرور ہی! ہم نے اُس سے درخواست کی کہ اپنے اِس بیان کا کچھہ ثبوت وصداقت پیش کرے تو اُسنے کہا کہ ابھی تم نے بیان کیا ہی کہ گنگا میں گناہ سے پاک کرنیکی طاقت نہیں ہی- حالانکہ گنگا جی تو پرمیشور ہی- اور جب ہم نے سوال کیا کہ کونسی گنگا جی؟ کیا وہ بڑی ندی؟ اور باوجود ہماری دلیلوں اور مثالوں کے کہ بنی ہوئی چیز بہ نسبت بنانے والے کے قدرت و حالت میں زیادہ نہیں ہوسکتی وہ اپنے اصرار پر قایم رہا اور اُسکا مجتانہ طریقہ بہ نسبت ہمارے اُنکے لئے جو آسپاس کھڑے تھے زیادہ پسندیدہ ٹھہرا اسلئے ہم نے اُسکے ساتھہ حجت کرنا بے سود جانکر اُن لوگوں کو اُنکی سخت دلی اور سرکشی کی حالت میں رہنے کو چھوڑ دیا- کیونکہ جس حالت میں وے لوگ تھے اُنسے گفتگو کرنا لاحاصل تھا پس ہم نے اپنے مالک کے فرمان کے بموجب اپنے پاؤں کی گرد جھاڑی اور دوسری جگہہ کو روانہ ہوئے- ہم ایک پگ ڈنڈی سے پہاڑ کے درمیان ہوکے چونتکنے میں پہنچے لیکن وہاں کے اکثر لوگ اپنے کھیتوں میں تھے دن کی گرمی میں ہم نے ایک بڑے املی کے درخت کے تلے آرام کیا جو مہادیو کے ایک مندر کے قریب تھا اور اُسکے پجاری اور قریب چھہ سات آدمیوں سے جو ہماری مانند مسافر تھے بات چیت کرنے لگے- ہم نے خدا کی عجیب محبت اور فضل کا جو مسیح میں ظاہر ہوا اُنسے ذکر کیا اور اُن لوگوں نے دل لگا کے سُنا- ایک آدھہ گھنٹہ آرام کرنیکے بعد ہم پھر روانہ ہوئے اور رُوڈوٹے میں پہنچے جہاں ہم نے سُنا کہ وہاں کے نائیوں میں ایک موتر (بارھواں) تھا- یہہ ایک نوجوان کا بارھواں تھا- جو اُس ضلع میں مشہور آدمی تھا اور ہم نے سُنا کہ اس موتر میں اطراف و جوانب سے سَو سے زیادہ آدمی فراہم ہونیوالے ہیں- ہم وہاں پہنچے اور ڈیڑھ سو آدمیوں کے مجمع کو پایا جو ایک گڑھ کے آسپاس جو پکا بنا تھا بیٹھے ہوئے تھے- جاتے ہی یہہ بھجن شروع کیا "کیوں من بھولا ہی یہہ سنسار" الہٰبخش نے اِس کا مطلب بیان کیا اور بیٹے بتلایا کہ موت سب آدمیوں کے لئے مقرری بات ہی خواہ کسی عمر و درجہ اور ریاقت کے ہوں اور اُنسے پوچھا کہ آنیوالے غضب سے بچنے کے لئے اُنمیں سے ہر ایک نے کیا بندوبست کیا ہی میں نے اُنکو یاد دلایا کہ خدا نے اُنکے درمیان اِس موت کو اُنکے خواب غفلت سے بیدار کرنیکے لئے بھیجا تاکہ وے اپنے طریق پر سوچیں اور دانائی پر اپنا دل لگا دیں- مسیح صرف اُنکے لئے نجات دہندہ مقرر کیا گیا ہی- الہٰبخش اور سکندر میرے بعد متلاشیوں سے گفتگو کرنے کے لئے ٹھہر گئے- اور میں ہرتاب گڑھ کو ابھی پانچ کوس اور چھہ گھنٹے کا راستہ طے کرکے چار بجے وہاں پہنچا- کار گذار کچھہ گھنٹے بعد وہاں آپہنچے اور بوجہہ نہایت تکان کے شام کی معمولی منادی کو بازار میں نہیں گئے ✤ (باقی پھر)

منقولات

مذہب ہنود کا تنزّل

مردم شماری اور اخباروں سے ظاہر ہوتا ہی [...] ہنود کا شمار کم ہوتا جاتا ہی- پس یہہ سوال لازم [...] کا شمار کم ہونے کی کیا وجہہ ہی؟ شاید اِس سوال [...] میں کہا جائے کہ ہندو مرتے اور اسواسطے اُنکا شمار کم [...] ہی- اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ جواب مذکورہ صحیح نہیں ہی کیونکہ جیسے ہندو ویسے دیگر مذاہب کے پیرو م[...] علاوہ اسکے روزمرہ ہندو بچے پیدا ہوتے ہیں- س[...] کہ نوزائیدہ اور فوت شدہ ہندوؤں کا شمار قریب[...] پس کیا سبب ہی کہ ہندوؤں کا شمار کم ہوتا جاتا ہی اور [...] مذہب تنزّل پذیر ہی؟ اسکے جواب میں تین باتیں کہی جا[...]

(۱) جیسے اور مذاہب میں ویسے ہندو مذہب [...]

داخل نہیں ہو سکتے ہیں۔ اور جب کوئی ہندو اپنے آبائی مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب کو اختیار کرتا ہے تو وہ بھرشٹ ہو چکا۔ ذرا خیال کرو کہ ایک بڑا تالاب ہو جسمیں کوئی بیرونی چشمہ داخل نہیں ہوتا۔ اُس میں سے اگر آس پاس کے لوگ روزمرہ پانی نکالیں تو کیا چند مدت بعد وہ بالکل خالی نہ ہو جائیگا؟ پس یہی حال ہندو مذہب کا ہے۔ کوئی غیر مذہب والا اسمیں شامل نہیں ہو سکتا اُنکے لئے ہندو مذہب کا دروازہ بند ہے۔ ہندو مذہب صرف ہندوؤں کے لئے تصور کیا جاتا اور لوگوں کے لئے نہیں۔ لیکن اگر کسی کے دل میں یہہ خیال ہو کہ ہندو مذہب برحق نہیں ہے اُسکے ماننے سے دل اور روح کی حاجت رفع نہیں ہو سکتی اور اسکی پیروی سے عاقبت بخیر نہ ہوگی تو وہ فوراً اسکو ترک کر کے اپنے پسندیدہ مذہب کو اختیار کر سکتا ہے۔ یوں ہندوؤں کا شمار روز بروز گھٹتا جاتا ہے ✤

(۲) اس زمانہ کے ہندو اپنے آبائی مذہب کو جیسا چاہئے دل سے نہیں مانتے۔ حال کے نوجوان اس مذہب کو برائے نام مانتے ہیں۔ وہ بزرگوں کے خوف یا اپنے ہم مذہبوں کی لعن طعن کی وجہ سے ہندو بنے رہتے اور ظاہراً اُس کی رسومات ادا کرتے ہیں۔ وہ بظاہر ہندو تو ہیں لیکن درحقیقت ہندو نہیں ہیں۔ اُنکے ہندو بنے رہنے سے ہندو مذہب [illegible]قویت نہیں بلکہ ضعف حاصل ہوتا ہے۔ وہ مثل اُس درخت [illegible]جڑ سے اُکھڑ گیا ہو لیکن برائے چندے سبز اور [illegible]ہری ہیں۔ اگر ہم اُنکی تنہائی کے برتاؤ کو دیکھیں تو [illegible]ہو گا کہ وہ ہندو مذہب کو ناحق سمجھتے اور اُسکی تحقیر [illegible]کرتے ہیں۔ اس قسم کے ہندو فی زمانا اس ملک میں ہزارہا

[illegible]

(۳) ہندو مذہب انسان کی بناوٹ ہے۔ دیانندی [illegible]کے حق میں جو چاہیں سو کہیں لیکن وہ منجانب اللہ [illegible]سکتا۔ جس مذہب سے انسان کی روح کا تقاضا رفع [illegible]ہو سکتا اُسے انسان کچھ مدتوں مانے تو مانے لیکن جب [illegible]میں آتا اور عاقبت کی نسبت فکر کرتا تو وہ اُسکو

چھوڑ کر مسیحی دین بن جاتا اور جب دینِ حق کو پاتا اُسے قبول کرتا ہے۔ جبکہ ہندو مذہب ہاں جبکہ ہزارہا برس کے وید روح کا تقاضا رفع کرنے میں عاری ٹھہرے تو کیا عجب کہ ہندو مذہب کا تنزل ہے۔ مناسب نہیں کہ ہم مذہب کو درست کریں۔ بلکہ مذہب ہمیں درست کرے۔ ہندو مذہب کی پرکھ سیکڑوں بلکہ بقول ہندوؤں کے ہزاروں لاکھوں برس سے ہو رہی ہے۔ اسکی پرکھ میں اَور زیادہ وقت صرف کرنا لاحاصل ہے۔ انسان کی زندگی چند روزہ ہے اور ہمیں بہت کچھ کرنا ہے۔ موت اپنا ہنسوا لئے ہمارے سرہانے کھڑی ہے ضرور ہے کہ حق کو تلاش کریں اور اُسکو قبول کریں ✤

دینِ عیسوی اس مُلک میں پُرانا نہیں ہے۔ اسکو ہند میں داخل ہوئے صرف تخمیناً سو برس ہوئے۔ تاہم اس مذہب کے ذریعہ مُلک کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔ شہر شہر بلکہ دیہہ بدیہہ مدرسے مقرر ہوتے کتابیں بکثرت بقیمت قلیل دستیاب ہوتیں۔ جابجا پختہ سڑکیں تیار ہوتیں باشندگان ہند کی تندرستی اور صحت کا لحاظ کیا جاتا۔ دور دراز سفر بآسانی کم صرف اور کم وقت میں طے ہوتے۔ مستورات آزادانہ علم اور عزت میں سرفرازی حاصل کرتیں اور سیکڑوں اہل ہنود اپنے دلوں میں چین و آرام پا کے بہشت کے وارث اور خدا کے فرزند بنتے جاتے ہیں۔ کیا دُنیا میں اَور کوئی ایسا مذہب ہے جس سے یے فواید حاصل ہوئے ہوں؟ پس دینِ عیسوی دینِ حق ہے۔ اسکے بانی نے کہا کہ ”راہ اور حق اور زندگی میں ہوں“ جو اُسے قبول کرتے ہیں اُنہیں اقتدار عنایت ہوتا کہ وے خدا کے فرزند ہوں۔ جہاں دینِ عیسوی ہے وہاں سچائی ہے۔ اور جہاں سچائی ہے وہاں آزادی بھی ہے سچائی ضرور اس مُلک کو آزاد کریگی اور آخر کو آزاد کریگی ✤

از کوکب ہند

خطِ ہندو بیوہ

ایک خط جو کسی ہندو بیوہ نے اخبار رفیق نسوان لکھنؤ میں شایع کروایا ہے اُسیں سے بجنسہ درج اخبار کیا جاتا ہے مضمون خط نہایت درد انگیز و عبرت آمیز ہے جسکے پڑھنے سے دل ہے کہ تھرایا جاتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے ہم اپنی غمزدہ دوست نامہ نگار کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور یقین کامل رکھتے ہیں کہ مُلک کے بھی خواہان اس ظلم و تشدد کے انسداد کا بہت جلد تدارک کرینگے مُلک کے تعلیم یافتہ خود بیوگان کی غمگین حالت اور اُنکی ہر روزہ کی مصیبت سے واقف ہیں اور یہی خاص سبب ہے کہ شادی بیوگان کے بارہ میں جابجا جلسے بھی ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں جسکا نتیجہ یہہ ظہور میں آیا کہ اکثر مقامات میں رسم شادی بیوگان جایز کی گئی اگر اسیطرح کی کوشش ہوتی رہے اور ہمارے مُلک کے تعلیم یافتہ اس خاص امر میں ساعی رہیں تو اُمید ہے کہ وہ دن قریب آ رہا ہے جبکہ اس ظلم اور تشدد کی بنیاد مثل رسم ستی و دخترکشی کا انعدام ہو جائیگی ✤

دہو ہلا

منحصر مرنے پہ ہو جسکی اُمید
نا اُمیدی اُسکی دیکھا چاہیے

جناب من۔

میرے چھوٹے دیور آپکا اخبار پادری صاحب سے لے آتے ہیں۔ عورتوں کے فایدہ کے لئے اخبار ہے میں تب جانوں جو میرے دُکھ کی دوا ہو۔ اپنا دُکھڑا کیا

روؤں ہائے میں جنم جلی ماں کی کوکھ ہی سے کیوں پیدا ہوئی تھی ہے یہہ سیر ننھا منّا جوڑا اور یہہ رنڈاپے کا کسا لا پاؤں تلے کی چیونٹی کی بھی یہہ درگت نہ ہو کس کس بات کو روؤں گھر میں اُٹھتے بیٹھتے کوسنے ملتے ہیں- بات بات میں کمبخت منحوس جنڈالن پاپن کے لقب سے یاد کیجاتی ہوں اگر کسی نے سویرے میرا منھہ دیکھہ لیا تو بس میرے سر پر بن گئی اگر گھبراہٹ میں دوپٹہ سر سے کھسک گیا تو سیکڑوں باندھنوں بندھ گئے جو آتا ہی ایک ٹھوکا دیتا ہی ہر بات میں اُلٹی جاتی ہوں بولیاں ٹھولیاں سُنتے سُنتے کلیجہ پک کر پھوڑا ہو گیا- گھر میں جسے دیکھو رنگ برنگ کے جوڑے پھڑکاتی پھرتی ہی ہنسوں میں بیٹھکر ہنسی کھیلتی ہیں- اور ایک میں مانگ اُجڑی دُکھ درد کی ماری ہوں کہ اگر دوپٹہ پر کہیں دھوکھے سے رنگ کی چھینٹ پڑجائے تو مارے طعنوں کے لوگ ہوپائی ایک کردیں کوئی اپنے سنگار میں مصروف نظر پڑتی ہی کسیکو کنگھی چوٹی مسّی سرمہ کی فکر ہی- کسی کی پازیب کی چھماچھم کی آواز سے مکان گونجتا ہی مگر میں بخنوں جلی کونے میں پڑی آٹھ آٹھ آنسو رو رہی ہوں ہائے ظلم تو یہہ ہی کہ اگر کسی نے آنسو دیکھہ لئے تو مجھپر برس پڑا کہ بدشگونی کرتی ہی ع

نالہ کرنیکی اجازت ہی نہ فریاد کی ہی-
گھُٹ کے مر جاؤں یہہ مرضی میرے صیّاد کی ہی

تمام گھر اچھے کھانے کھاتا ہی میرے مقسوم وہی اوبالی دال اور موٹی روٹی چارپائی پر سونے کو ترس گئی زمین پر چٹائی اُسپر موٹی جھوٹی دری ہی اور میں ہوں- نگوڑی نائن بھی آئے دن میرا سر مونڈ جایا کرتی ہی- گھر میں کام کاج شادی بیاہ ہوا کوئی گاتی ہی کوئی بجاتی ہی- کوئی دھرا دُجوڑے پہن مانگ پٹی سے بن ٹھن آئینہ میں اترا اترا کر اپنا منھہ دیکھتی ہی سُہاگن ہر کام میں آگے- میں ہوں کہ کوٹھڑی میں بند کیجاتی ہوں کہ مجھے دیکھنے سے بدشگونی نہ ہو- بھلا مجھسے بڑھکر کوئی دُکھیاری کا ہیکو ہوگی سب کو سوت آئی ہو ہمیں وہ بھی نہیں پوچھتی- آجکل یہہ برسات کا سمان- پانی رم جھم برستا ہی جھولیاں جونری اوڑھے پُر پور مہندی رچائے ملاریں اوڑا رہی ہیں اور یہاں آنکھوں سے جھڑی لگی ہی- کلیجہ ہی کہ کیسنے دھرکے سل دبا ہی دل ہی کہ کنول کیطرح مُرجھا گیا زندگی اکارتھ ہو گئی نہ پھولی نہ پھلی ایک دن چین نہ پایا سوکھہ سوکھہ کر کانٹا ہو گئی ہوں مگر لوگوں کی نگاہوں میں اب بھی کھٹکتی ہوں چاروں طرف آنکھہ پھاڑ پھاڑ کر دیکھتی ہوں مگر کوئی سہارا دینیوالا یا افسوس پوچھنیوالا کیسا پرساں حال تک نہیں ہی- ہماری ملکہ وکٹوریہ سب پر رحم کھاتی ہیں مگر ہم کم نصیب بیواؤں کی فریاد اُنکے کان تک بھی نہیں پہنچتی- حضرت عیسیٰ تو مُردوں کو زندہ کرتے تھے اُن کی اُمّت والے ہمارے مرض کا علاج نہیں کرتے پھر تباہے کیلئے آسرے پر دن کٹیں اور کیونکر یہہ ایّام زندگی بسر ہوں ع

کیونکر تھمے جہاز موافق ہوا نہیں-
منجدھار میں ہی ناؤ ہی اور ناخدا نہیں

ننھے جانوروں کو اگر کوئی ستاتا ہی تو سرکار سزا دیتی ہی لیکن ہم غریب عورتوں کے دُکھہ درد مٹانیوالا افسوس کہ کوئی نہیں- ہائے وہ پیاری سہارا دینیوالی ہمدرد "اُمید" بھی تو ہم لوگوں کے جی کو ڈھارس نہیں دیتی- عیسائی بیوہ کو اُمید رہتی ہی کہ وہ مرنے کے بعد خدا کے یہاں اپنے جیتے سیاں سے ملیگی- مگر ہم ہندو دھرم میں یہہ بھی آسرا نہیں- اب جی بھر آیا لکھا نہیں جاتا پھر لکھوں گی ٭

راقمہ ایک ہندو بیوہ- از قیصر گنج
ضلع بھڑایچ

ع

کوئی سُنتا ہی نہیں میں دادخواہی کیا کروں
کیسلئے آگے جاکے سر پھوڑوں الٰہی کیا کروں

واقعات اور رائیں

بمبئی کے سر رشتہ تعلیم کی رپورٹ بابت سنہ ۸۹-۱۸۸۸ء

سے تعلیم کے ہر ایک صیغہ میں متواتر ترقی ہی پریزیڈنسی میں زیر تعلیم طلبا کا شمار ۲۳۲۷ و ۱۱ پبلک اور پرائیویٹ انسٹی ٹیوشنوں میں ۵۲۸۵۲ و ۵ ہی- پبلک انسٹی ٹیوشنوں کا شمار ۴۴ اور ۸ جنمیں ۵۲۷ و ۷۰۵ طالبعلم ہیں- پرائیویٹ انسٹی ٹیوشن ۳۰۰۹ ہیں جنمیں ۱۰۱ و ۵۷ طالبعلم ہیں- منجملہ اُن لڑکے لڑکیوں کے کل شمار کے جو سکولوں میں تعلیم پانے کے قابل ہیں فیصدی ۲۸ لڑکے اور فیصدی ۲ لڑکیاں زیر تعلیم ہیں- بمبئی کے سر رشتہ تعلیم کا کل خرچ سال گذشتہ میں ۲۸ و ۳۴۵۳ و ۵۰ روپیہ ہوا ٭

صوبۂ بنگال کے سر رشتہ تعلیم کی رپورٹ بابت سنہ ۹۰-۱۸۸۹ء

سے اعلیٰ تعلیم میں ایک نمایاں ترقی ظاہر ہوتی ہی- زیر تعلیم طلبا کا شمار تمام صوبہ میں ۱۵۰ و ۴۸۲ و ۱ اور اسمیں سال ماسبق سے ۳۰۰۰ کی زیادتی ہی- اعلیٰ درجہ کے لوگوں میں تعلیم کی ترقی کچھہ گورنمنٹ کے اخراجات کی ترقی سے نہیں بلکہ خود لوگوں کی کوشش و سعی کا نتیجہ ہی- تخمیناً چار لڑکوں میں ایک لڑکا اور ستاون لڑکیوں میں ایک لڑکی مندرج نقشۂ تعلیم ہی- سر رشتہ تعلیم کا انتظام جو دو برس سے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے اختیار میں ہی بخوبی انجام پاتا ہی ٭

ایڈیٹر راجپوتانہ اخبار اپنے سفرنامہ جیسلمیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ علاقہ جیسلمیر کی ایک عجیب بات ہمکو معلوم ہوئی خصوصاً غریب راجپوتوں کی- کہ اس مُلک کے لوگ جو کھیتی باڑی سے نفرت رکھتے ہیں اور فقط مویشیوں ہی کے دودھہ مٹھہ پر گذران کرتے ہیں وہ اپنی بیٹیوں کی خوب دل کھولکر تجارت کرتے ہیں- علاقہ جیسلمیر میں جس راجپوت کے ہاں ایک لڑکی ہو وہ ہزاری یعنی ہزار روپیہ والا- اور جسکے ہاں دو ہوں وہ دوہزاری اور جسکے ہاں تین چار ہوں

اُسکے توکیدکہنے لکھپتی کا مرتبہ رکھتا ہی- یہہ بھاٹی راجپوت مارواڑ میواڑ وغیرہ میں جاکر اپنی بیٹیوں کی شادیاں کرتے ہیں- ایک لڑکی کے ہزار ہزار پندرہ پندرہ سو روپیہ قیمت لینے والے کو کوئی بُرا نہیں کہتا کیونکہ قدیم سے اس ملک کے کنگال راجپوت اپنی بیٹیوں کو بیکانیر- جودھپور اودیپور- کوٹہ- بوندی- جیپور وغیرہ کے علاقوں میں ہزاروں روپیہ لیکر دیتے آئے ہیں اور ابتک یہہ رواج دھڑلّے سے چلا جاتا ہی یہی وجہہ ہی کہ علاقہ جیسلمیر کے راجپوت کھیتی باڑی کیطرف مایل نہیں ہوتے- ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہہ مذموم رواج نہ صرف علاقہ جیسلمیر میں بلکہ کم و بیش تمام راجپوتانہ میں اور نہ صرف راجپوتوں میں بلکہ ہر اقوام ہنود میں اور بعض مسلمان راجپوتانہ میں بھی پایا جاتا ہی کہ بغیر خاطر خواہ روپیہ لئے اپنی بیٹی کی شادی نہیں کرتے- اور اکثر حالتوں میں جو لوگ روپیہ دیکر لڑکی بیاہ لے جاتے ہیں اُن سے بیدریغ ہر طرح کی خدمت لیتے ہیں اور وہ باتے ہیں کہ ہم نے تیرے لئے اسقدر روپیہ تیرے والدین کو دیا ہی اگر یہہ خراب دستور کسی صورت سے بند کیا جائے تو بہت ہی بہتر ہوگا +

حاجیپور ضلع ہوشیارپور میں ایک جانگ کی لڑکی سماۃ ہرتی جو گیارہ برس کی ہی- دیوی کو اپنے سر پر چڑھا کے بولی کہ یہہ شہر قبرستان میں آباد ہی اگر اسی جگہہ رہے گا تو برباد ہو جائیگا بہتر ہی کہ نقل مکان کیا جاوے اور کالی دیوی کا مندر جو شہر کی جانب غرب ویران پڑا ہی بنایا جائے- باشندگان شہر جو زود اعتقاد میں صرف اتنی بات پر یقین لے آئے- ساتویں نوراتری کو دیوی کے گھر پر ہزارہا عورتوں کا ہجوم ہوگیا- اور پھول بتاسے اور پیسے وغیرہ چڑھنے لگے- کالی دیوی کا مندر بھی لوگوں نے بنوا دیا- جب بعض لوگوں نے دیوی کا امتحان کیا تو بجز سر ہلانے اور بے معنی بکواس کے کوئی کرامات ظاہر نہ ہوئی- اب اہل شہر بد اعتقاد ہو کر اُس لڑکی کو پاکھنڈن بتلاتے ہیں- لیکن وہ ہر روز صبح شام سر ہلاتی ہی- دس پانچ آدمی باجا بجاتے اور دیوی کی ستایش گاتے ہیں- ضعیف الاعتقاد مرد و عورتیں اُسکے پاس آتے اور منت مانتے ہیں- لیکن افسوس ہی کہ آج کل بی دیوی صاحبہ (وہی لڑکی) بعارضہ چیچک بیمار پڑی ہی- دیکھئے بعد صحت یابی اسکا کیا سبب ظاہر کرتی ہی- اس لڑکی کی مکاری میں اور جہلا ہندوؤں کی زود اعتقادی میں کچھ کمی نہیں ہی +

حیدرآباد میں ایک بیرحم شخص نے اپنی عورت کے تلوؤں اور پنجوں و بازوؤں اور کہنیوں کو گرم لوہے سے داغ دیا اور اُسکو نیم جان کر دیا- وجہہ یہہ کہ وہ عادت سے زیادہ وقت تک مکان سے غیر حاضر رہی تھی- اب یہہ عورت سکندرآباد کے ہسپتال میں زیر علاج ہی اور اُسکا بیرحم خاوند پنجۂ پولیس میں گرفتار ہی +

ہمارے ایک نامہ نگار لکھتے ہیں کہ موضع اکالگڑھ تحصیل جگراؤں میں ایک میراسی کے ہاں ایک عجیب الخلقت لڑکا پیدا ہوا ہی- جسکے دانت اور داڑھی موجود ہی- نامہ نگار لکھتے ہیں کہ کوئی طبیعت داں صاحب فرمائیں کہ اسکا کیا سبب ہی- کیا وہ پیٹ ہی میں عمر طبعی کو پہنچ گیا تھا؟- (نورافشاں) معلوم نہیں کہ اس خبر کی صداقت کہانتک ہی- ایک ایسی ہی عجیب خبر ہم نے ۲۴ جولائی کے پرچہ میں بحوالہ نامہ نگار راجپوتانہ گزٹ تحریر کی تھی جسکی نسبت ہمارے ایک مسیحی عنایت فرمانے لکھا ہی کہ "ہم حیران ہیں کہ ہمارا مذہبی پرچہ اور یہہ تحریر"- لیکن ہم ایسی خبروں کی صداقت کے ذمہ دار نہیں جیسا کسی اخبار یا نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوتا درج اخبار کرتے ہیں- بیشک اُنپر اعتبار کرنا منجملہ محالات عقلی وعادی ہی اور نہ ہم اُنکی تکذیب و تردید کرتے ہیں اس لئے کہ وے خلاف نیچرل قوانین ہیں- لیکن بہت باتیں خلاف نیچر ظاہر ہوتی ہیں- چنانچہ ہم نے جیپور میں ایک لڑکے کو دیکھا تھا جسکی نسبت سُنا کہ اُسکو بحالت سقط اُسکی ماں نے ایک گھڑے کے ڈھیب میں بھر کر مع آنول نانول خاک و خون ایک ٹھیکرہ سے ڈھانپ کے احاطہ مکان میں کہیں ایک طرف رکھہ دیا اور پانچ چھہ ماہ تک یونہیں دھرا رہا- ایک روز اتفاقاً اُسکے بڑے بھائی نے ایک پتھر اُس ڈھیب میں مارا اور وہ ٹوٹ گیا تو بچے کے رونیکی آواز اُس سے آئی- گھر کے لوگوں نے جب اس عجیب ماجرے کو سنا تو دوڑ کر اُس ڈھیب کو دیکھا کہ اُس میں لڑکا رو رہا ہی- پس اُسکی ماں نے جو اس کیفیت اسقاط کو جانتی تھی لڑکے کو اُٹھا لیا- اسکے دودھ اُتر آیا اور بچہ کو پالا- جب ہم نے اُس لڑکے کو دیکھا تھا آٹھہ برس کا تھا- اس کا نام روڑا رکھا گیا- یہہ بچشم دیدہ معاملہ ہی- قدرت میں کسکو دخل ہی +

موضع ستدرِوال ضلع سیالکوٹ میں جو واردات قتل ہوئی اُسکا پتہ تحصیلدار صاحب کی کوشش سے ۲۲ دن بعد لگا- نامہ نگار و وزیرین لکھتا ہی کہ ایک زرگر کا لڑکا نمبردار مقتول کے ساتھہ جوا کھیل رہا تھا دانوں پر آکر زرگر بچہ پندرہ روپیہ ہار گیا- نمبردار نے پھر کھیلنے سے انکار کیا مگر لونڈے کیطرف سے اصرار تھا- آخر جب قطعی انکار دیکھا تو نمبردار کے گلے میں اُس لڑکے نے ہاتوں میں کپڑا ڈالکر اسکو اسقدر بل دیا کہ نمبردار کا دم نکل گیا- اسکے بعد اخفائے جرم کے لئے اُسکی شکل بگاڑنے کے لئے اُسکی ناک اور اُنگلیاں وغیرہ کاٹ کر ایک جگہہ دفن کر دیا اور چند دنوں بعد علاقہ جموں میں لاش روانہ کر دی تاکہ پتہ نہ لگے مگر آخر کار پتہ لگ گیا اور اب تحقیقات شروع ہی +

اخبار دوربین ناقل ہی کہ کلکتہ میں ایک آدمی پرتگالی جسکی عمر ایک سو دس برس کی تھی ۲۵- جولائی کو مرا ہی وہ کہا کرتا تھا کہ جسوقت پرتگالی گرجا اور گورنمنٹ ہوس کی بنا پڑی تھی اُسکی عمر دس گیارہ برس کے اندر تھی- مرتے وقت تک اُسکے ظاہری و باطنی قوا میں بالکل فتور نہ آیا تھا- اور اتنی عمر کا کچھہ بھی اثر اُسکے عقل و دماغ پر نہیں تھا +

۳۰ جولائی کو کمیٹی بھیرہ کا مقدمہ جو کہ اخبار دوست ہند کے پروپرائٹر صاحب کی طرف سے دو ہزار کا دعویٰ عدالت دیوانی میں دایر تھا صاحب سب آرڈینیٹ جج بہادر ضلع شاہپور بمقام شاہپور پیش ہوا - کمیٹی کی جانب سے ملک ودیوداس وایس پریزیڈنٹ اور دیوان گنپت رائے ممبر کمیٹی حاضر تھے - ملک ودیوداس نے قبل شروع ہونے تقریر کے عدالت کے روبرو خواہش صلح ظاہر کی اور بیان کیا کہ ہم وہ ہتک آمیز الفاظ جو اجلاس کمیٹی میں بخشی رام لُبھایا صاحب پروپرائٹر اخبار دوست ہند کی نسبت لکھے گئے تھے واپس لینے کو تیار ہیں - اور خرچ شُدہ روپیہ کی بابت بھی جسقدر ہمیں دینا ہو بخشی صاحب مُدعی سے فیصلہ کر لیا ہو - اس تقریر کو سنکر عدالت نے فرمایا کہ وہ عدالت سے باہر جاکر اگر صُلح کر لو تو فریقین کے لئے بہتر ہو آخر راضینامہ ہو گیا - فی الحقیقت مدعی کا صلح کو ایسی حالت میں منظور کرنا بڑے حوصلے اور بہادری کا کام تھا - اب فوجداری کی درخواست بحصول اجازت بخلیہ گورنمنٹ دایر ہو - افسوس کی بات ہو کہ کمیٹی سرکاری حیثیت میں شریفوں کی آبروریزی کرکے اپنے دلی بخار کو یوں نکالتی اور پھر معافی مانگ کر اپنے کو ذلیل کرتی ہو "چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی" +

مسٹر اڈون ارنلڈ مُصنف کتاب "لائیٹ آف ایشیا" بمقام ٹوکیو اپنی فرصت کے اوقات میں ایک منظوم تاریخ لکھ رہے ہیں جسکا نام "لائیٹ آف دی ورلڈ" ہو - اس کا مضمون دین عیسوی کے بانی کی تعلیمات اور زندگی ہو صاحب مصنف یقین کرتے ہیں کہ اس تصنیف کی ترتیب و انتظام بالکل نیا ہو +

ایم نلڈوف روسی سفیر متعینہ روم نے ایک یادداشت پیش کی ہو جسمیں لکھا ہو کہ یہہ فعل روس کے حق میں غیر دوستانہ ہو کہ ٹرکی نے بلگیریہ کے ساتھ اسقدر رعایت و عنایت کی - اس لئے کہ اہل بلگیریہ روس سے عداوت رکھتے ہیں اور اس عداوت کی نسبت یادداشت مذکور میں ظاہر کیا گیا ہو کہ اُس سے سخت نتایج پیدا ہونگے یہہ بھی بیان ہوا کہ اس روسی یادداشت سے دولت عثمانیہ نہایت متاثر ہوئی ہو +

زار روس صرف ایک فرانسیسی باورچی کے پکائے ہوئے کھانے کے سوا اَور کسیکی پکائی چیز مطلق نہیں کھاتے - اس باورچی کی یہانتک حفاظت ہوتی ہو کہ پکانے کیوقت شہنشاہ بیگم خود کُرسی بچھا کر اُسکے سر پر جا بیٹھتی ہیں اور ایک سیکنڈ کیواسطے بھی وہاں سے نہیں ٹلتیں - انڈے کا کھانا زار نے مطلق ترک کر دیا کیونکہ شبہ پیدا ہو گیا تھا کہ انڈے میں سوئی کے ذریعہ بھی زہر ڈالا جا سکتا ہو بھلا جس شخص کو اپنی زندگی کا یہانتک فکر لاحق رہتا ہو کہ اُسکا کھانا پینا سونا باہر اندر جانا آنا خطرہ سے خالی نہو اُسکے لئے زندگی کا کیا حظ باقی رہا ہوگا - لیکن ملک گیری کی ہوس باقی ہو +

پرنس بسمارک کی اس تقریر سے کہ جرمن ٹرکی کیخاطر روس سے نہ بگاڑیگا - اور روس جرمن کے باہمی اتحاد پر یورپ کا امن منحصر ہو ایک بھاری بات معلوم ہوتی ہو - اور اب چونکہ شہنشاہ جرمن روس کو بھی جاتے ہیں لہٰذا وہ عقدہ اور بھی کُھل جائیگا - یہہ تو صاف ظاہر ہو کہ ٹرکی یورپ میں ایسے ہو جیسے دانتوں میں زبان پس سب کے سب ٹرکی ہی سے بگاڑینگے نہ کہ آپس سے +

کلکتہ میں جو پچھلے دنوں دو انگریز مسلمان ہوئے تھے اُنکی نسبت ایک انگریزی اخبار لکھتا ہو کہ یہہ دونو بیکار تھے اس لئے تبدیل مذہب کو کھانے کا ایک حیلہ تصور کیا جیسا کہ پہلے چند انگریز مسلمان ہوئے تھے مگر چند روز بعد وہ اپنے پُرانے راستے پر آگئے - اور لوگوں نے اُنکو ڈاہوزی کی سڑک پر پھرتے دیکھا +

مُلکوں اور شہروں کی مُختصر خبریں

روس میں یہودی رعایا کے خلاف بڑے ظالمانہ قوانین جاری ہوئے ہیں جنکے باعث دس لاکھ یہودی حقوق رعایا چھوڑ کر روس سے مُلک بدر ہوئے +

کرنیل سر ایڈورڈ براڈ فرڈ صاحب (سابق ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ) کو لنڈن پولیس کی چیف کمشنری کا عہدہ ملا - "ای روشنیٔ طبع تو بر من بلا شدی" +

ارمینین پیٹری آرک نے اس لئے استعفا دیدیا ہو کہ سلطان نے اُسکی عرضداشتوں پر اغماض کیا ہو جو ارمینیا والوں کی شکایت میں تھیں +

اخبار ٹروتھ لکھتا ہو کہ دربار لنڈن میں خبر پہنچی کہ شہنشاہ زادہ روس اور اُنکے بھائی گرینڈ ڈیوک جارج آیندہ موسم سرما میں ہندوستان کی سیر کو جائینگے - وہ ایتھنز سے شہنشاہی کشتی پر سوار ہو کر نومبر میں بمبئی کو روانہ ہونگے +

روم کے پوپ صاحب کے پاس جو ایک عبرانی بیبل ہو اُسکو فرانس کے دولتمند یہودی چالیس ہزار پونڈ دیکر خریدنا چاہتے ہیں - مگر یقین نہیں کہ پوپ صاحب اُسکو فروخت کریں +

شہر لنڈن میں پانچ ہزار وکیل رہتے ہیں - کلکتہ میں بھی ایک ہزار سے کم نہ ہونگے - وکالت کے پیشہ کو لوگ بچ مچ زیادہ پُر نفع جانکر بکثرت اس پیشہ کو اختیار کرتے ہیں +

بحیرہ ہند میں ۲۳۸ جہازی حادثات ۱۸۸۹ء میں واقع ہوئے جنمیں ۸۴ جہاز ٹوٹ گئے ۲۵-۷-۱۱ - ٹن اسباب ضایع ہوا - قریب ایک ہزار آدمی غرقاب ہوئے +

انگلستان میں پچاس عورتیں بذریعہ تصنیفات گذارہ کرتی ہیں - کاش ہندوستان میں بھی ایسی صاحب

ضعیف مستورات پیدا ہوں +

زنجبار سے خبر آئی کہ یگوگو میں مسائی فرقہ کے لوگوں نے امین پاشا کی مزاحمت کی جسکے باعث ہنگامہ ہونیسے اُنکے صد ۱۱ آدمی ہلاک ہوئے - اور سو بشی گرفتار کرلی گئی +

فی الحال ایک امریکن سیاح صرف ۶۷ روز کے عرصہ میں تمام دُنیا ہفت اقلیم کے گرد چکر لگا آئے راستوں کی صفائی اور سامان سفر کی یہہ آسانی ابتدائے آفرینش دنیا سے آج تک کبھی نہ ہوئی ہوگی +

کلکتہ راجشاہی سشن میں قتل کے ایک مقدمہ کی تحقیقات کے وقت جسمیں ایک نوجوان عورت اپنے خاوند اور بچہ کو زہر دینے کی علت میں ماخوذ تھی نہایت جوش پایا گیا - آخر وہ مجرمہ قرار پاکر پھانسی کی سزایاب ہوئی +

اخبار وزیر ہند کی رائے ہو کہ مسلمان قیدیوں کی داڑھیاں خلاف شریعت اسلام جیلخانوں میں نہ مونڈی جائیں - اور مولویوں کو اُنکے پاس جانیکی اجازت ہو +

راجشاہی میں ایک عورت کو جسنے اپنے خاوند اور بچے کو زہر دیکر ہلاک کرڈالا سزائے پھانسی دیگئی +

شاہجہانپور میں ایک شخص نے اپنی عورت کو بارادہ قتل کلہاڑی سے زخمی کرکے اپنی خودکشی کے لئے رکھائی اپنے پیٹ میں ماری - مگر ایک ہمسایہ نے مزاحمت کی اور دونوں بچ گئے مقدمہ زیر تحقیقات ہی +

لکھنؤ میں شدت بارش اور ہوائے تند سے بہت مکان منہدم ہوگئے مگر نقصان جان نہیں ہوا دریا اسقدر بڑھا ہو کہ لب سڑک پہنچ گیا +

آنریبل راجہ امیر حسن خان والی محمود آباد نے جو چھ سو روپیہ سالانہ کی امداد علیگڈھ محمڈن کالج کو دیتے تھے موقوف کردی +

ہمدرد ناقل ہو کہ ڈفرن ہسپتال بریلی میں چھ دہ نشین

عورتیں کثرت سے معالجہ کے لئے آتی ہیں +

بھوجپورہ سے مراد آباد اور رامپور تک شاخ ریلوے تیار ہوگی اسپر ۳۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا جو ریاست رامپور ادا کریگی +

بریلی - دس میل کے مختصر فاصلہ پر مابین بریلی وبشارت گنج لین سہارنپور تین جگہہ سے ٹوٹ گئی ہو - پہلا شگاف ایک سو فیٹ سے زیادہ لمبا ہو +

دہلی کا چڑیا خانہ ماہ آئندہ کو نیلام کیا جائیگا - دہلی کے جانیوالے جو سالہاسال سے باغات کو سیر دیکھکر حظ اُٹھاتے تھے وہ مایوس ہونگے +

پٹنہ کا اخبار لکھتا ہو کہ بارش نے لوگوں کو عاجز کررکھا ہو - توبہ توبہ پکار رہے ہیں - آٹھ روز سے پانی برابر برس رہا ہو +

لاہور کے مسلمانوں نے عید کے دن ملکہ معظمہ کے لئے دُعا کی اور بعد نماز مسٹر وار برٹن صاحب کے لئے دُعا مانگی - اور چھ سو پچیس روپیہ صاحب موصوف کی مدد کے لئے جمع کیا +

گورنمنٹ پنجاب نے گاؤکشی کی نسبت جدید قواعد نافذ کئے ہیں جنکے رو سے حکم ہوا ہی کہ کسی موضع و قصبہ میں بجز اُن مقامات کے جہاں ڈپٹی کمشنر صاحبان کی تحریری اجازت ہوگا گائیں ذبح نہ کیجایا کریں گی اور نہ گوشت فروخت ہونے پائیگا +

اخبار رنگہ سہائے ۸ - اگست مظہر ہی کہ مسٹر وار برٹن کی تبدیلی امرتسر پولیس سے سیالکوٹ کو ہوگئی +

علاقہ مدراس میں سے ماہ جون کے اندر دو سو اکتیس آدمی اپنے وطن عزیز کو خیرباد کہہ کر کسی نوآبادی کو ہجرت کرگئے +

بھیرہ - ریلوے سٹیشن کے دو بابو جعلی ٹکٹ بناکر لوگوں کو دینے لگے تھے صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ٹریفک نے دونوں کو گرفتار کیا +

پنڈت اگنی ہوتری صاحب وباندی اخبارات ویدک ودھی پتر اجمیر اور آریہ پتر کا لاہور کے ایڈیٹران نے نہایت شرمندگی کے ساتھ معافی مانگی اور تصفیہ ہوگیا +

انتظام ہو رہا ہی کہ سری نگر سے راولپنڈی تک ۴۸ گھنٹہ میں ڈاک پہنچے +

بارشوں و حوادث سے لاہور میں بیطرح لوگ گھبرا گئے +

لاہور میں غلاظت اُٹھانے کے لئے ٹریموے جاری کیجاویگی +

پیلی بھیت کے متصل زمینداروں کی لڑائی میں ۲ آدمی مارے گئے +

میلہ سیر گلفروشان دہلی میں ۱۳ و ۱۴ - اگست کو قرار پایا ہی +

لیڈی دفرن فنڈ کے متعلق کل ۱۳ لاکھ روپیہ جمع ہوچکا ہو +

دہلی میں لال قلعہ متصل مہتاب باغ بصرف ۵۰ ہزار ایک باغیچہ لگائینگے +

یہہ خبر غلط نکلی کہ روس میں یہودی رعایا کے ملک بدر کرنیکا حکم دیا گیا +

سرحد افغانستان پر روس نے ارادہ کیا کہ اپنی فوجوں کو بڑھاوے اس ملک کی اسلئے ضرورت سمجھی گئی کہ انگلستان کو دبایا جاوے +

سلطان زنجبار نے بردہ فروشی کی قطعی ممانعت میں اور حکم جاری کیا +

مکہ شریف میں ہیضہ شدید ابھی تک تھمنے میں نہیں آیا - ۵ - اگست کو ایک روز میں ۴۰۰ سو اموات درج رجسٹر ہوئیں +

شہنشاہ جرمنی رونق افروز انگلستان ہوئے - کچھ روز کا ٹھہیں گے +

سلطان زنجبار نے تمام ملک میں اشتہار دیدی

بردہ فروشی کی چہاپاں کرا دیئے ۔

لنڈن میں ڈاکٹر لارین معزز طبیب کو ۵ اسال قید کا حکم ہوا انکے معالجہ سے ایک عورت مر گئی ۔

جاوا میں قحط سخت سے لوگ بہت تنگ ہو رہے ہیں ۔

پشاور میں آبرسانی کے لئے نلکے بازاروں میں لگائے جاتے ہیں ۔

عدالت مدراس میں پرنس ارکاٹ پر انکی بیگم صاحبہ نے ایک لاکھ روپیہ کے جہیز کی بابت نالش دائر کی ہے ۔

محمد نامدار خان صاحب سابق ممبر کونسل پٹیالہ ۶۷ سالہ مر گئے ۔

سرکاری خبریں

لفٹنٹ سی پی اجرٹن صاحب اسسٹنٹ کمشنر قصور کو رعایتی رخصت ایک ماہ از ابتدائے یکم اگست ۱۸۹۰ء عطا کی گئی ہے ۔

مسٹر جے جی سلکاک صاحب ڈپٹی کمشنر رخصت واپس ہونے پر کرنال میں تعینات کئے گئے ۔

میجر جے اے ایل منٹگمری صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کو ۲ ماہ اور ۲۵ یوم کی رعایتی رخصت از ابتدائے یکم ستمبر ۱۸۹۰ء یا اُس مابعد تاریخ سے جبکہ انکو لفٹنٹ جی - آر - ڈنلپ سمتھ صاحب جو علاوہ اپنے اصلی کام صیغہ بندوبست کے ڈپٹی کمشنری کا کام بھی کرینگے سبکدوش کریں عطا کی گئی ہے ۔

۱۸۸۹ء پنجاب میں ۹ لاکھ ۴۳ ہزار ایک سو دس بچوں کو ٹیکا لگایا گیا - اس کام پر ۲۹۹ ویکسی نیٹر اور ۳۵ سپروائزر ملازم تھے - اس سرشتہ پر سال ہذا میں ۹۷ ہزار ۶ سو ۱۷ روپیہ کل خرچ ہوا ۔

تار کی خبریں

لنڈن ۵ - اگست ہر مجسٹی کے جہازوں کو حکم ہوا ہے کہ ہیلیگولنڈ جاکر وہاں سے گورنر اور دیگر برٹش افسروں کو لائیں ۔

لنڈن ۵ - اگست آج شہنشاہ ولیم حضور پرنس آف ویلز کے جہاز پر گئے - موسم نہایت عمدہ ہے ۔

لنڈن ۵ - اگست آج بعد دوپہر ہوس آف کامنز میں مسٹر ڈبلیو - ایچ سمتھ نے اطلاع دی کہ مسودہ کونسل ہائے ہندوستان حالیہ متروک کیا جائیگا ۔

لنڈن ۶ - اگست بوئی ناس ایریز کی تازہ خبروں سے واضح ہوا ہے کہ پریزیڈنٹ سلمین نے ۶ ماؤ میں آکر استعفا داخل کر دیا ہے - چیمبر میں بحث ہو رہی ہے کہ آیا اسکو منظور کرنا چاہئے یا نہیں ۔

کلکتہ ۵ - اگست کل رات مسٹر ہارٹ کے پاس خود اسبان کی دستخطی مراسلتیں پہنچیں جو مشرقی تبت سے ۲۵ جولائی کو روانہ ہوئیں اور یہہ خبریں انکے قتل کی افواہ سے پچھلی تاریخ کی ہیں ۔

سینٹ پیٹرسبرگ ۷ - اگست روسی اخبار نوو دمیا لکھتا ہے کہ امیر عبدالرحمن خان روس کو اس غرض سے سفارت بھیجنا چاہتے ہیں کہ روس و افغانستان کے مابین تجارتی عہدنامہ کیا جائے ۔

لنڈن ۶ - اگست بدھ کے روز مکہ میں ۳۰۰ سو آدمی ہیضہ سے ہلاک ہوئے ۔

لنڈن ۷ - اگست سوئیز میں بہت افسر اس بلائے بے درمان میں مبتلا ہوئے ہیں مگر ابھی اخفا کیا جاتا ہے ۔

لنڈن ۶ - اگست آج شہنشاہ ولیم نے سوتھ سی مجبور کیا - جہاں اُس مصنوعی لڑائی کا ملاحظہ کرینگے جو ہوا ان کے تہ میں حملہ آور ہونے کے لئے ایجاد ہوئی ہے ۔

لنڈن ۷ - اگست اکسٹیر میں ہارس آرٹلری نے بغاوت اختیار کی جسکی وجہہ بدسلوکی بتائی جاتی ہے ۔

نیو یارک ۶ - اگست کماجسکی نسبت بہ ثبوت قتل پھانسی کا حکم ہوا تھا - آج صبح بجلی سے ہلاک کیا گیا - آلہ میں کسیقدر سقم کے باعث معاموت وقوع میں نہ آئی یونائیٹڈ سٹیٹس میں یہہ پہلی ہلاکت ہے - جس میں ناکامی ہوئی ۔

لنڈن ۷ - اگست کل رات لارڈ سالسبری نے ایک دعوت کے موقعہ پر جو مشن ہوس میں ہر مجسٹی کے وزرا کو دی گئی بیان کیا کہ ہر ایک ملک میں امن ہے - عہدنامہ انگلو جرمن نے تنازعہ کے تمام بواعث رفع کر دیئے ہیں اور مصر کی سرسبزی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہہ محض متواتر وارداتوں کی سرگرمی کا نتیجہ ہے اور امید ہے کہ وہ وقت آنیوالا ہے جبکہ مصر کو انگلستان کے سہارے کی کچھ ضرورت نہ ہوگی - مگر ابھی نہیں آیا - مصر سے فوج کا ہٹانا دوسری اقوام پر منحصر ہے جنکو پیشقدمی کرنے یا ٹھہرنے کی طاقت ہے ۔

کلکتہ ۷ - اگست ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین ہگلی میں جو فساد تھا اسکی نسبت مجسٹریٹ کی دست اندازی سے مصالحت ہو گئی ہے جنہوں نے یہہ طے کرایا ہے کہ محرم کے ایام میں سنکھ اور گھنٹے نہ بجائے جائیں - اس سے نہ تو ہندوؤں کے مذہبی خیالات میں دست اندازی ہوگی اور نہ وہ افغان پٹھان اور مغل مشتعل ہونگے جو اُن دنوں وہاں مجتمع ہوا کرتے ہیں اور امام باڑہ ہگلی کے متولی کو انپر کوئی تحکم نہیں ہوتا اس فیصلہ سے ہندو ناراض ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ صاحب مجسٹریٹ مسلمانوں کے طرفدار ہیں اور ہندوؤں کو زیر کیا چاہتے ہیں ۔

رویداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ و میر مجلس و بحاضری خواجہ احسن شاہ صاحب و سید غلام محمد صاحب و منشی محمد بخش صاحب و بابو شب مرزا کی صاحب و لالہ سولراج صاحب و چودھری علی بخش صاحب و لالہ گوپی مل صاحب و لالہ منسارام صاحب سوداگر پارچہ و منشی وجیہہ الدین صاحب و مولوی محمد حسن صاحب ممبران

منعقدہ ۱۲-اپریل سنہ ۹۰ء

نمبر ۱- روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۲۵- مارچ بحوالہ چٹھی صاحب کمشنر قسمت نمبر ۸۳۷ مورخہ ۲۲ مارچ سنہ ۹ء بجواب چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نمبر ۱۲۷ مورخہ ۲۱ ماہ مذکور بدریافت اس امر کے موصول ہوکر کمیٹی میں پیش ہوئی کہ ہندوستانی چار کو جو کمیٹی نے محصول چونگی سے بری کرنیکی تجویز کی ہو وہ کس تاریخ سے بری کرنا چاہتی ہو و نیز اصل سرکلر گورنمنٹ پنجاب نمبر ۵۴۴ مورخہ ۲۷ جون سنہ ۹ء جو سابق میں دربارہ بریت چار ہندوستانی از محصول چونگی موصول ہوا تھا مکرر کمیٹی کے روبرو رکھا گیا- تجویز ہوئی کہ جواب بدیں مضمون بھیجا جاوے کہ کمیٹی محصول چار ہندوستانی کو ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۹ء سے بری کرنا چاہتی ہو ٭

ضرورت

لیڈی سینڈیمن گرلس سکول کوئٹہ بلوچستان کے لئے ایک اسسٹنٹ معلمہ کی ضرورت ہو جو اردو اور ہندی یا گورمکھی پرائمری جماعتوں کو پڑھا سکے- تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار- مکان برائے رہایش اور کرایہ کوئٹہ تک دیا جاویگا درخواستیں معہ اسناد بنام جیعت رائے سکرٹری ۱۵- اگست تک آنی چاہئیں ٭

المشتہر جیعت رائے سکرٹری

اخبار عام لاہور کا اشتہار

اخبار عام بیس سال سے جاری ہو آج کل ہفتہ میں تین بار چھپتا ہو- سالانہ قیمت معہ محصولڈاک مبلغ ۶ (چھ روپے) ہو اور بلا محصولڈاک مبلغ ۳ (تین روپے) یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء سے اسکے انتظام میں ترقی ہوگی- ایک "روزانہ اخبار عام" شایع ہوگا اسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک (عہ) ہوگی- بلا محصولڈاک (۶) ایک "ہفتہ وار اخبار عام" ہوگا- جسمیں کل ہفتہ کے پرچوں کے تمام مضامین اور خبریں درج ہونگی اسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک (۲) ہوگی بلا محصول (للعہ) ٭

یہ اشتہار اس غرض سے دیا جاتا ہو کہ آجکل اخبار عام کا نمونہ دیکھنے کا جس صاحب کو شوق ہو وہ اطلاع دیں تو بلا قیمت ایک پرچہ روانہ ہوگا- اور آیندہ جس صاحب کو "ہفتہ وار اخبار عام" یا "روزانہ اخبار عام" میں سے جس کی خریداری کا منشا ہو اس سے مطلع فرماویں کہ انکا نام اسی رجسٹر خریداران میں درج کیا جاوے ٭

راقم

مہتمم اخبار عام- لاہور

اشتہار

ہمکو مڈل سکول چرچ مشن کانگڑہ کے لئے دو استادوں کی ضرورت ہو ایک سیکنڈ ماسٹر اینگلو ورنیکولر سند یافتہ دوسرا چہارم مدرس ورنیکولر سند یافتہ- اگر کوئی شخص اُمیدوار ملازمت کا ہو اور وہ اپنے تئیں اُس درجہ کے لایق تصور کرتا ہو جسکا ذکر ہوچکا ہو تو اپنی درخواست معہ نقول سندات تعلیم و ملازمت کے بخدمت پادری برج لال دت منیجر مشن سکول کانگڑہ کے بھیجدیوے تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی ٭

المشتہر پادری برج لال دت منیجر چرچ مشن سکول کانگڑہ

اشتہار

ہم کو مڈل کلاس سکول کے لئے ایک عیسائی سیکنڈ ماسٹر انگریزی کی ضرورت ہی جو زبان اُردو سے بھی واقفیت رکھتا ہو- تنخواہ پچیس روپیہ ماہوار ملیگی- اُمیدوار اپنی درخواست معہ سرٹیفکٹ پادری فرانسس اشکرافٹ صاحب کے پاس روانہ کریں ٭

المشتہر پادری فرانسس اشکرافٹ مشنری

الور- راجپوتانہ-

ضرورت

ایک دیندار ہوشیار بائبل ٹیچر کی جو اپر پرائمری کی جماعتوں تک بخوبی دینی تعلیم دے سکے- تنخواہ بالفعل ۲۰ روپیہ ماہوار ملیگی- عمدہ کام دکھلانے پر ترقی ہوگی درخواست معہ سندات کے مشتہر کے نام آنی چاہئیں ٭

ریورنڈ- آر- سی- داس بٹالہ

لودیانہ- نامہ نگار لوکل خبر رساں ہیں کہ ۸- اگست سنہ رواں کو آریہ سماج میں ایک بیوہ برہمنی اور ایک برہمن ساکن جہلم ملازم ریل کی شادی عمل میں آئی- مگر یہ سنکر ہمیں افسوس ہوا کہ لالہ جرنجی لعل مشہور دوستان اپدیشک آریہ سماج لودیانہ کو سکرٹری سماج نے فقط اتنا کہنے پر کہ ضرور ہو کہ آپ لوگ خود اپنی بیواؤں کی شادی کرکے اس مفید عام کام کو ترقی دیں سماج سے نکل جانے کا حکم دیا- ہم اسکی مفصل کیفیت زیادہ حال معلوم ہونے پر درج اخبار کرینگے- چوڑے بازار کی نالیاں بہت شکستہ اور بدبودار رہتی ہیں- ریلوے سٹیشن پر اور شہر میں جو گاڑیاں اور ٹمٹم کرایہ کی ہیں عمدہ حالت میں نہیں معلوم ہوتیں ہماری لوکل میونسپل کمیٹی کی توجہ ان امورات کیجانب مبذول ہونی چاہئے ٭

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وایلی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا ٭